यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः।
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ॥
ترجمہ:۔ جو انسان شاستر کے بتائے ہوئے طریقے کو ترک کر کے اپنے خیال یا خواہشات سے عمل کرتا ہے،
تو نہ اسے کامیابی ملتی ہے، اور نہ ہی اعلیٰ نجات اور نہ ہی سکون حاصل ہوتا ہے۔ (گیتا16:23)
بھگود گیتا
دھارمِک گرنتھ یا دارشنِک
(مذہبی فلسفہ یا منطقی فلسفہ)
مرتب
حافظ شان الدین (پٹنہ، بہار)
معاون
عبدالعظیم (احمد آباد، گجرات)

بھگود گیتا

دھارمِک گرنتھ یا دارشنِک

(مذہبی فلسفہ یا منطقی فلسفہ)

مرتب

حافظ شان الدین (پٹنہ، بہار)

معاون

عبدالعظیم (احمد آباد، گجرات)

य इदं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः

(گیتا - 68 : 18)

ترجمہ:- جو انسان میری ماورا عقیدت کو حاصل کرکے اس بے حد راز بھری گیتا کی نصیحت کو میرے بندوں تک پہونچائے گا، وہ عقیدت مند بلاشبہہ مجھے ہی حاصل کرے گا، کیونکہ جو سن لے گا، وہ نصیحت کو اچھی طرح سن کر دل میں بسالے گا، اس پر چلے گا اور نجات حاصل کرے گا۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।
मा कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते सङ्गोऽस्त्वकर्मणि ।।

(گیتا - 47 : 02)

ترجمہ:- اس میں کوئی شک نہیں، کہ آپ کو عمل کا حق حاصل ہے، لیکن عمل کے ثمرہ پر آپ کا کوئی حق نہیں، (اس لیے) عمل کے ثمرات کا سبب اور ذریعہ نہ بنیں اور نہ ہی بے عملی کی حمایت کریں۔

تمہید

ہمارا ملک ہندوستان مذہب پر مبنی ملک ہے، اس ملک میں مختلف ثقافتوں، برادریوں اور فرقوں کے لوگ بستے ہیں۔ جب اس ملک کا آئین بنایا گیا تو اس بات کا خیال رکھا گیا کہ کوئی مذہبی ادارہ یا مذہب کے اعلیٰ حکام ملک کی گورننس اور پالیسی تشخیص میں مداخلت نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی حکم صادر کرے گا۔ اس جدید سیاسی اور آئینی اصول کو سیکولر کہا گیا اور قوم کے آئین کو سیکولر بنایا گیا، جس کے تحت تمام شہریوں کو برابر کا درجہ دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام شہریوں کو اپنے مذہب پر چلنے کی بھی آزادی دی گئی ہے۔ لیکن اس سیکولر آئین کو تبدیل کرنے کی کوششیں گزشتہ چند برسوں میں کی گئی ہیں، جس کی سیکولر قانون کے ماہرین نے مخالفت بھی کی ہے۔ سیکولر قانون میں تبدیلی کا ایسا ہی ایک واقعہ گجرات کا ہے۔ جہاں موجودہ سرکار نے سرکاری اسکولوں کے نصاب میں بھگود گیتا کو شامل کرنے کی بات کی ہے۔ گجرات سرکار کے اس غیر آئینی طریقہ کو آئین کے ماہرین نے آئین کے آرٹیکل 28 کے تحت چیلنج کیا ہے۔ چنانچہ گجرات سرکار نے اس پر اپنا موقف یہ کہہ کر پیش کیا ہے کہ بھگود گیتا کوئی دھارمِک (مذہبی) کتاب نہیں بلکہ ایک دارشنِک (فلسفیانہ) کتاب ہے۔ تو اس رسالہ میں بھگود گیتا کی اسی حقیقت پر بحث کی گئی ہے کہ کیا بھگود گیتا دھارمِک کتاب ہے یا دارشنِک؟ اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ بھگود گیتا دارشنک کتاب سے زیادہ دھارمِک کتاب ہے۔

فہرست

دھرم اور درشن میں فرق

دھرم اور درشن جسے اردو میں مذہب اور فلسفہ کہا جاتا ہے یہ دو الگ الگ فن ہیں لیکن موضوع کے اعتبار سے یہ دونوں اس خالق اور تخلیق کا جائزہ لیتے ہیں جس سے اس دنیا کا وجود عمل میں آیا ہے۔ درشن کے برعکس اگر صرف دھرم کی بات کی جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کی دھرم غیب پر یقین رکھنے کا نام ہے، دھرم اس خالق کل کو اپنی روح میں اتارنے کا نام ہے، دھرم کا تعلق روحانیت سے ہے، اور دھرم اپنی اسی روحانیت کی وجہ سے اس پوری کائنات کی تخلیق کرنے والے خالق و مالک کو ایک مان کر خدا یا اللہ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جبکہ درشن حقائق کے انکشاف کا نام ہے۔ انکشافیت کے اسی اصول کے تحت درشن پوری کائنات کی تخلیق کرنے والے خالق و مالک کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ درشن میں کائنات کی تخلیق کرنے والے خالق کو مختلف مانا گیا ہے، (مثلاً، بگ بینگ تھیوری وغیرہ)

دھرم کا عمومی مفہوم

جب کوئی عام آدمی لفظ دھرم کو سنتا یا پڑھتا ہے یا خود اس لفظ کا استعمال کرتا ہے تو اکثر اس کے ذہن میں کسی خاص عبادت گاہ اور اس میں خاص طریقے سے عبادت کرنے والے افراد، بچے کی پیدائش، اس کا نام، شادی، موت وغیرہ جیسے اہم مواقع پر ادا کیے جانے والے خصوصی اعمال یا رسومات، اور خاص قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ایسے افراد کی تصویر ابھرتی ہے جنہیں سادھو-سنت یا مولانا کہا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک عام آدمی لفظ دھرم کو کچھ مخصوص عبادت گاہوں، کپڑے، کتب، افراد، عبادات سے متعلق رسومات اور ظاہری اشیاء وغیرہ سے ہی جوڑتا

ہے۔اگرچہ دھرم کا مندرجہ بالا عمومی مفہوم دارشنک نقطۂ نظر سے زیادہ تسلی بخش نہیں ہے، لیکن پھر بھی یہ ماننا پڑے گا کہ اس میں جزوی سچائی موجود ہے، اور یہ ایک مشہور و معروف سچائی ہے کہ عبادت گاہیں، مقدس کتب، عبادات سے متعلق رسومات اور دیگر دھارمک رسومات کو دھرم کا اہم اجزاء مانا جاتا ہے جسے ہم دھرم کا ظاہری پہلو کہہ سکتے ہیں۔عام آدمی دھرم کے اس ظاہری پہلو کو بہت اہمیت دیتا ہے اور اسی بنیاد پر دھرم کو دوسرے تمام اصولوں اور دنیاوی رسومات سے الگ کرتا ہے، اس لئے ایسی صورتحال میں دھرم کا مفہوم سمجھنے یا سمجھانے کے لئے دھرم کے ظاہری اجزاء کو بیان کرنا ہی کافی ہے۔

درشن اور اس کا فلسفہ

اب جہاں تک بات ہے درشن کی تو درشن سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے دیکھنا یا تلاش کرنا۔اس طرح لفظی معنی میں درشن کا مطلب ہے سچ کی تحقیق یا سچ کی تلاش، تو اس معنی کو مدنظر رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو غیر جانبدارانہ سوچ اور منطق کو بنیاد بنا کر زندگی کی سچائیوں کی تحقیق کرتا ہے، وہی درشن ہے جس کا کوئی خاص موضوع طے نہیں ہے۔اب جہاں تک بھگود گیتا کا تعلق ہے تو یہ مہابھارت کے دور کی تشکیل دی ہوئی کتاب ہے، جس میں دھارمک (مذہبی) سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دھرم کا درشن بھی شامل ہے۔یہاں یہ بات واضح طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے کہ درشن اور دھرم کے درشن میں کیا فرق ہے کیونکہ کئی بار ہمیں درشن اور دھرم کے درشن کو سمجھنے میں مغالطہ ہوتا ہے اس مغالطے کو دور کرنے کے لئے ہم اس پر مختصراً روشنی ڈالتے ہیں۔

دھرم درشن اُس دارشنک (فلسفیانہ) عمل کو کہتے ہیں جو دھرم کی عقلی تشریح کرتا ہے، جب درشن دھرم سے متعلق تمام اہم موضوعات کا منظم اور معروضی طور پر جائزہ لیتا ہے تو اسے دھرم درشن کا نام دیا

جاتا ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ دھرم درشن کا مقصد دھرم کو منظم طریقے سے سمجھنا ہے نہ کی اس پر یقین رکھنا ہے۔

بھگود گیتا کا مختصر تعارف

اب اس تناظر میں اگر ہم بھگود گیتا کی بات کریں تو گیتا بھی دھرم کی منظم طریقے سے وضاحت کرتی ہے، گیتا کا درشن ان تمام مسائل، عقائد، اور اصولوں کا منطقی تجزیہ اور منصفانہ جائزہ پیش کرتا ہے جن کا تعلق دھرم سے ہے، گیتا کے درشن کا تعلق دھرم کے ان تمام پہلوؤں سے بھی ہے جن کے بارے میں ہم صحیح اور غلط ہونے کا سوال بھی اٹھا سکتے ہیں۔ کروکشیتر (कुरुक्षेत्र) کے میدان میں ہونے والی وہ جنگ عظیم جسے ہندو مذہب میں مہابھارت کہا جاتا ہے۔ اس جنگ عظیم میں پانڈوں کا ساتھ دے رہے بھگوان شری کرشن جو اس وقت ارجن کے ساتھ اس لڑائی کے میدان میں اٹھارہ دنوں تک کھڑے تھے۔ اسی درمیان ارجن کو نفسانی خواہشات سے بچانے اور اسکی پست ہوتی ہمت کے حوصلہ آفزائی کے ساتھ ساتھ ارجن کے سوالوں کے جوابات میں جو سات سو شلوک بیان کیے جس میں روحانیت اور دھارمک (مذہبی) علم کے ساتھ ساتھ درشن بھی موجود ہے اسی کا نام گیتا ہے۔ گیتا ہندوستانی دھرم سناتن کی ایک اہم تاریخی کتاب مہابھارت کے بھیشم پرو(भीष्म पर्व) کا ایک حصہ ہے۔

ذیل میں ہم گیتا سے روحانی اور دھارمک گیان (مذہبی علم) سے متعلق کچھ شلوک پیش کریں گے، جس سے اس موضوع کو سمجھنے میں آسانی ہوگی کہ گیتا ایک روحانی اور دھارمک کتاب ہے جس میں درشن کے کچھ پہلو بھی شامل ہیں۔

گیتا اور دھرم

شریمد بھگود گیتا (18:66) میں، شری کرشن ارجُن کو دھرم کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں؛

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज
अहं त्वा सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः।।

شریمد بھگود گیتا (18:66)

ترجمہ:- تمام دھرم کو ترک کر صرف ایک میری لاشریک پناہ کو حاصل کر، میں تجھے تمام گناہوں سے نجات دلا دوں گا، تو غم مت کر۔

مندرجہ بالا شلوک کا خلاصہ یہ ہے، کہ ارجُن تو نے جسے دھرم سمجھ رکھا ہے یا اس دنیا نے جسے دھرم سمجھ رکھا ہے، حقیقت میں وہ دھرم نہیں ہے، دھرم تو صرف ایک ہے، جو ابدی ہے۔

اور آگے کہتے ہیں کہ تو میری پناہ میں آجا، یعنی دھرم سے مراد ہے، خدا کا ادراک یا خدا کو حاصل کرنا، دھرم کی تعریف کرتے ہوئے سوامی ویویکانند جی بھی لکھتے ہیں کہ، دھرم سے مراد خدا کو حاصل کرنا ہے۔ اور اگر ہم لفظ دھرم کو بھی دیکھیں تو اس کا مصدر دھری (धृ) ہے، جس کا معنی ہوتا ہے حاصل کرنا، اور اس دنیا میں حاصل کرنے لائق کیا ہے؟ وہ خدا ہی ہے جو اپنی شایان شان ہر جگہ موجود ہے۔ تو گیتا کے اس شلوک سے معلوم ہوتا ہے کہ گیتا دھرم کے درشن کی بات کرتی ہے۔

گیتا اور دھرم کا قیام

بھگود گیتا دھرم کے قیام کی بھی بات کرتی ہے، گیتا خود ایک ایسا دھارمک نظریہ پیش کرتی

ہے کہ، مذہب کے قیام سے ہی بنی نوع انسان کی فلاح ہو سکتی ہے۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदाऽऽत्मानं सृजाम्यहम्

परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम्
धर्मसंस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे

(گیتا 4:7-8)

ترجمہ:- جب جب اس زمین پر دھرم میں کمی و گراوٹ ہونے لگتی ہے اور لامذہبیت بڑھنے لگتی ہے، تب تب میں اس زمین پر نازل ہوتا ہوں۔ صالح لوگوں کی حفاظت کرنے کے لئے، مفسدوں اور بدکاروں کا خاتمہ کرنے کے لئے، اور دھرم کو قائم کرنے کے لئے میں ہر زمانے میں بار بار نازل ہوتا ہوں، اور دنیا کے تمام باشندوں کی فلاح کرتا ہوں۔

مندرجہ بالا شلوک گیتا کا ایک مشہور شلوک ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گیتا درشن سے زیادہ دھارمِکتا (مذہبیت) کو فروغ دیتی ہے۔

گیتا میں دھارمِک ذات پات کا نظام

ذات پات کا نظام سناتن دھرم کے نظریات کی پیداوار ہے، نہ کہ درشن کی، قدیم دھارمِک کتابوں میں ذات پات کا نظام خدا کا بنایا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ذات پات خدا کی پیداوار ہے، رگ وید منڈل دس سوکت نوّے منتر بارہ جسے پروش سوکت (पुरुषसूक्त) بھی کہا جاتا ہے، اس میں ذات پات کی بنیاد خدا کو ہی بتایا گیا ہے؛

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्वाहू राजन्यः कृतः
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यांशूद्रो अजायत

(رگ وید 10:90:12)

ترجمہ :- خدانے اپنے منہ سے برہمن، بازوؤں سے چھتری، پیٹ سے ویش اور پیروں سے شُدر کو پیدا کیا۔

سناتن دھرم کے اس دھارمِک نظریہ کو قبول کرتے ہوئے گیتا واضح طور پر حمایت کرتی ہے جو دارشنک نظریات کے خلاف ہے، گیتا میں بیان کردہ ذات پات کا نظام درج ذیل ہے:

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुणकर्मविभागशः ।
तस्य कर्तारमपि मां विद्ध्यकर्तारमव्ययम् ।।

(گیتا 4:13)

ترجمہ:- مختلف افعال کو انجام دینے کے لیے نسل انسانی میں چار فطری صفات میرے ذریعہ پیدا کی گئی ہیں۔

ब्राह्मणक्षत्रियविशां शूद्राणां च परंतप ।
कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभावप्रभवैर्गुणैः ।।

(گیتا 18 : 41)

ترجمہ :- برہمنوں، چھتریوں، ویشیوں اور شدروں کے اعمال ان کی فطری اعمال کے مطابق تقسیم کیے گئے ہیں۔

براہمن کسے کہتے ہیں ؟

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ।।

(گیتا 42 : 18)

ترجمہ :- امن، ضبط نفس، استقامت، پاکیزگی، رواداری، دیانتداری، علم، سائنس اور عقیدت، یہ خوبیاں برہمن کے فطری اعمال ہیں۔

چھتری کسے کہتے ہیں ؟

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ।।

(گیتا 43 : 18)

ترجمہ :- بہادری، خدائی نوا حاصل ہونا، صبر، فکر میں مہارت، عمل کرنے میں مہارت، جنگ سے نہ بھاگنے والا، صدقہ، یہ سب چھتری کے فطری اعمال ہیں۔

ویش اور شُدر کسے کہتے ہیں ؟

कृषिगौरक्ष्यवाणिज्यं वैश्यकर्म स्वभावजम् ।
परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ।।

(گیتا 44 :18)

ترجمہ :- زراعت، گائے کی حفاظت اور تجارت ویشیوں کے فطری اعمال ہیں، اور دوسروں کی خدمت کرنا شُدروں کا فطری فرض ہے۔

گیتا میں پنرجنم کا ذکر

پنرجنم (تناسخ) سناتن دھرم کے دھارمک عقیدہ کا ایک لازمی حصہ ہے، جو دارشنک اصولوں کے خلاف ہے، سناتن دھرم کے عقیدہ کے مطابق، پنرجنم کا سب سے پہلا ذکر چھندوگیہ اپنشد (छंदोग्य उपनिषद) میں ملتا ہے۔ سناتن دھرم کا دھارمک عقیدہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کے مطابق چوراسی لاکھ مخلوقات میں مختلف شکلوں میں جنم لیتا ہے اور اس پر موت آتی رہتی ہے۔ گیتا میں پنرجنم کا شلوک اس طرح ہے :

जातस्य हि ध्रुवो मृत्युर्ध्रुवं जन्म मृतस्य च ।
तस्मादपरिहार्येऽर्थे न त्वं शोचितुमर्हसि ।।

(گیتا 27 : 02)

ترجمہ :- جس نے جنم لیا ہے اس کی موت یقینی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ جنم لینا بھی یقینی ہے، اس لیے آپ کو اپنے ناگزیر فرض کی انجام دہی میں غم نہیں ہونا چاہئے۔

گیتا میں اس دھارمک عقیدہ کا ذکر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ گیتا دھارمک درشن (مذہبی فلسفہ) کی ہی کتاب ہے۔

گیتا میں عبادت کرنے کا حکم

گیتا دھارمک رسومات ادا کرنے کی ترغیب بھی دیتی ہے، جس طرح دیگر دھرموں

(مذاھب) میں عبادت کو دھارمک رسومات کی تکمیل کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے، اسی طرح عبادت کو اہم بنانے کے لیے گیتا میں بھگوان شری کرشن نے بھی لوگوں کو اپنی عبادت کرنے کی دعوت دی ہے، وہ 18 ادھیائے کا 65 شلوک ہے جو اس طرح ہے :

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।
मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे ।।

ترجمہ :- ہمیشہ میری فکر کرو، میرے بندے بنو، میری عبادت کرو اور مجھے سجدہ کرو، اس طرح تم میرے پاس ضرور آؤ گے، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں، کیونکہ تم میرے سب سے پیارے دوست ہو۔

گیتا اور دیوتاؤں کی عبادت

درج ذیل شلوک سے معلوم ہوتا ہے کہ، بھگوان اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو اسے چھوڑ کر اپنے معبودوں کی عبادت کرے۔ بھگوان کہتے ہیں:

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयार्चितुमिच्छति ।
तस्य तस्याचलां श्रद्धां तामेव विदधाम्यहम् ।।

(گیتا 21 :7)

ترجمہ :- جو جو بندے جس جس دیوتا میں عقیدہ رکھتے ہیں اور عبادت کی خواہش رکھتے ہیں، میں یقیناً ان بندوں کے عقیدوں کو ان دیوتاؤں پر اور مضبوط کر دیتا ہوں۔

स तया श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ।
लभते च ततः कामान्मयैव विहितान् हि तान् ।।

(گیتا،21 : 7)

ترجمہ :- اس طرح وہ انسان پوری عقیدت کے ساتھ اس دیوتا کی عبادت کرتا ہے، اس دیوتا سے اپنی خواہشات کے پورا ہونے کی توقع کے ساتھ، اور وہ اپنی خواہشات کی چیزیں اس دیوتا سے حاصل بھی کرلیتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ اسے میرے ذریعہ ہی خواہشات کی تمام چیزیں دی جاتی ہیں۔

अन्तवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमेधसाम् ।
देवान्देवयजो यान्ति मद्भक्ता यान्ति मामपि ।।

(گیتا 23 : 07)

ترجمہ :- میری عبادت کرنے والے مرنے کے بعد میرے پاس آئیں گے، دیوتاؤں کی عبادت کرنے والے دیوتاؤں کے پاس جائیں گے، لیکن ان کم عقل لوگوں کی بربادی ہوگی، اور اعمال برباد ہوں گے۔

تینوں شلوکوں کا خلاصہ

گیتا میں دیوتاؤں کی عبادت کرنے والوں کو الپگیہ کہا گیا ہے، جس کا مطلب ہے "کم جاننے والا"، اور دیوتا پرمیشور (خدا) کی اجازت کے بغیر اپنے عقیدت مندوں کو نعمتیں نہیں دے سکتے، انسان یہ بھول سکتا ہے کہ سب کچھ خدا کی ملکیت ہے، لیکن دیوتا اسے نہیں بھولتے، اس لیے دیوتاؤں کی عبادت اور مطلوبہ نتائج کا حصول دیوتاؤں کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے ذریعہ خدا

کی وجہ سے ہوتا ہے، کم عقل لوگ یہ نہیں جانتے، اس لیے وہ بے وقوفی سے دیوتاؤں کے پاس جاتے ہیں، لیکن ایک سچا اور صحیح عقیدت مند جب ضرورت ہو تو خدا سے ہی دعا کرتا ہے، لیکن خدا سے ثمرات مانگنا یہ سچے اور صحیح عقیدت مند کی علامت نہیں ہے، روح دیوتاؤں کے پاس اسی لئے جاتی ہے کیونکہ وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے بے تاب ہوتی ہے۔ چیتنیا چرِ تامِرتْ (चैतन्य चरितामृत) میں کہا گیا ہے کہ، جو شخص خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ مادی لذت کی خواہش رکھتا ہے، وہ متضاد خواہشات کا حامل ہے، خدا کی عبادت اور دیوتاؤں کی عبادت ایک ہی سطح پر نہیں ہو سکتی، کیونکہ دیوتاؤں کی عبادت مادی ہے اور خدا بالکل روحانی ہے، لہٰذا، گیتا کے مطابق ہمیں دیوتاؤں کی عبادت سے اوپر اٹھ کر اعلیٰ ترین رب کی عبادت کرنی چاہیے۔

گیتا میں خدا کی پناہ میں جانے کا ذکر

گیتا میں جہاں شری کرشن نے خود کو ہی سب کچھ بتایا ہے، اسی گیتا میں ایک جگہ پر یوگیشور شری کرشن نے ارجُن کو ایک شلوک میں خدا کی پناہ میں جانے کی ترغیب بھی دی ہے، وہ شلوک اس طرح ہے :

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत ।
तत्प्रसादात्परां शान्ति स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ।।

(گیتا 62 : 18)

ترجمہ :- اے ارجُن ! تم ہر طرح سے اس خدا کی پناہ میں جاؤ، صرف اس خدا کے فضل سے ہی آپ کو اعلیٰ سکون اور ابدی اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔

مندرجہ بالا تمام شلوکوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گیتا ایک دھارمِک کتاب ہے، اور زیادہ تر شلوک گیتا میں دھارمِک درشن (مذہبی فلسفہ) کے بارے میں ہی بات کرتے ہیں۔

گیتا دھرم شاستر (مذہبی کتاب) ہے

دھرم شاستر دو الفاظ کے امتزاج سے بننے والا ایک لفظ ہے، جس کا لغوی معنی ہے" دھرم کے موضوع کا مطالعہ"۔ لغت میں لفظ' شاستر کے کئی معنی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ، جو عام آدمی کے فائدے کے لیے قوانین بتاتی ہے اسے شاستر کہا جاتا ہے (نالندہ وشال شبد ساگر، ص: 1336)۔ شاستر وہ ہیں جن سے تعلیم دی جاتی ہے (ابھیدھان راجندر کوش، حصہ 7، ص: 332)۔ شاستر جہالت سے بچاتے ہیں (نیا کوش ص: 85/87)۔ یعنی ہمارے روزمرہ کے اعمال کے لئے سب سے زیادہ مددگار" شاستر" ہیں، جو ہمیں ہمارا فرض سکھاتے ہیں، اور ہمیں ہماری جہالت کی وجہ سے خسارہ میں پڑنے سے بچاتے ہیں، شاستر کا ایک معنی حکومت کرنے والا بھی ہے، جو انسان کی خواہشات کو قابو میں رکھتا ہے اور اس کے جذبات کو ضبط کرتا ہے۔ تو اس طرح لفظ شاستر کے تین معنی ہوئے :

(1) علم سکھانے والا

(2) حفاظت کرنے والا

(3) حکومت کرنے والا

(1) **علم سکھانے والا :-** شاستر (مذہبی کتاب) تعلیم کو عام کرنے کا ایک طریقہ ہے، اور گیتا کی تعلیم بھی ایسے ہی ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہی، اور گیتا کا علم عام ہوتا گیا،

جیسا کہ گیتا میں بیان کیا گیا ہے :

इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ।
विवस्वान् मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ।।

(گیتا 01 : 04)

ترجمہ :- بھگوان شری کرشن نے کہا کہ میں نے سورج دیوتا ویوسوان کو یہ لافانی علم دیا، اور ویوسوان نے انسانوں کے باپ منو کو دیا، اور منو نے اسے اچھاواکو کو دیا۔

گیتا کی تاریخ مندرجہ بالا شلوک سے اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ بھگوان شری کرشن جی کے منہ سے بیان کردہ گیتا ایک بہت قدیم شاستر ہے جو یادداشت پر مبنی ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہی ہے۔ مندرجہ بالا شلوک سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ منتقل ہوتا ہوا گیتا کا علم دھارمک جذبات اور اس کے عقیدہ کو قائم کرتا ہے نہ کہ دارشنک جذبات اور عقیدہ کو کیونکہ دھرم میں یادداشت اور غیب کی باتوں کا مجموعہ ہوتا ہے، جب کہ درشن تحریری اور دنیاوی حقائق کو منطق کی کسوٹی پر تولتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے۔ مذکورہ بالا شلوک اس حقیقت کی طرف بھی روشنی ڈالتا ہے کہ گیتا شاستر کا یہی صحیح سلسلہ ہے جو ہم تک پہنچتا ہے بس اسے قبول کرلو۔ جبکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے یہ محض عقیدہ کی بنیاد پر دیا گیا حکم ہے۔ اور درشن غیب کی باتوں کا انکار کرتا ہے اور دھرم کے برعکس کہتا ہے کہ جب تک ثبوت نہ ملے اس کی تلاش جاری رکھو۔

(2) **حفاظت کرنے والا :-** گیتا شاستر میں تحفظ سے متعلق ایک شلوک اس طرح مذکور ہے:

नेहाभिक्रमनाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते ।
स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ।।

(گیتا 40 : 02)

ترجمہ :- اس (قلبی ایمان کے ساتھ) عمل کرنے والا (کبھی بھی) تباہی و بربادی سے دو چار نہیں ہوتا ہے، اور نہ کبھی (جہنّم میں) گرتا ہے، بے شک یہ (قلبی ایمان رکھتے ہوئے) دھرم پر تھوڑا سا (عمل) انتہائی بڑے (آخرت کے) خوف سے حفاظت کرلیتا ہے۔

(3) حکومت کرنے والا :-

यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः ।
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ।।

(گیتا 23 : 16)

ترجمہ :- جو انسان شاستر کے بتائے ہوئے طریقے کو ترک کر کے اپنے خیال یا خواہشات پر عمل کرتا ہے، تو نہ اسے کامیابی ملتی ہے، اور نہ ہی اعلیٰ نجات اور نہ ہی سکون حاصل ہوتا ہے۔

اس شلوک کے بعد والے شلوک میں بے ضابطگی سے بچنے کے لیے مذہبی کتاب کو ہی ہر حال میں دلیل سمجھنے کا حکم دیا گیا ہے :

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्यव्यवस्थितौ ।
ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ।।

(گیتا 24 : 16)

ترجمہ :- تمہارے اچھے اور برے اعمال (حلال وحرام) کا دارومدار یہی مذہبی کتاب ہے۔ اسی کو تو دلیل مان کر اس دنیا میں عمل کرنا ہے۔

گیتا ہندو علماء کی نظر میں

گیتا کے مفسرین گیتا کے بارے میں اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ گیتا ایک ایسی دھارمِک کتاب ہے جو بنی نوع انسان کی ترقی، اور نجات کے راستہ کو واضح کرتی ہے، چند مفسرین کے اقتباسات درج ذیل ہیں :

1. **سوامی رامسکھ داس جی :** اپنی تفسیر کے دیباچے میں لکھتے ہیں،" گیتا کے بارے میں کوئی کچھ بھی کہتا ہے، وہ دراصل اپنی عقل کا مظاہرہ کرتا ہے۔

सब जानत प्रभु प्रभुता सोई । तदपि कहें बिनु रहा न कोई ॥

(رام چرت مانس، بالکانڈ - 01 : 13)

ترجمہ :- خدا کا کلام عظیم بزرگوں کی باتوں سے بھی ٹھوس اور اعلیٰ ہے، کیونکہ خدا ہی بزرگوں کی ابتدا ہے۔

अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः

(گیتا 02 : 10)

ترجمہ :- خواہ کتنے ہی بڑے بزرگ سنت مہاتما ہوں اور ان کی تقریر کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو، لیکن وہ گیتا کی خدائی تقریر سے میل نہیں کھا سکتی، گیتا، اپنشد اور برہم سُوتر یہ تینوں اشور (خدا) سے جڑنے کے سیدھے راستے ہیں باقی سب معرفت ہیں۔ ان تمام کتب میں گیتا بہت منفرد ہے۔ کیونکہ اس میں اپنشد اور برہم سوتر دونوں کے معنی ملتے ہیں، گیتا اپنشدوں کا نچوڑ ہے، لیکن حقیقت میں گیتا کی بات اپنشدوں سے بھی زیادہ خاص ہے۔

2. **شری ہری کرشن داس گویندکا :-** بھگود گیتا کی سب سے قدیم تفسیر جوشنکراچاریہ نے سنسکرت زبان میں لکھی گئی تھی، شری ہری کرشن داس گویندکا نے اس کا ہندی ترجمہ کیا ہے۔ اس کی تمہید میں گویندکا جی لکھتے ہیں" سریمد بھگود گیتا دنیا کی بہت سی دھارمِک کتابوں میں ایک خاص مقام رکھتی ہے" بھگوان کرشن خود اس کے بیان کرنے والے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ گیتا میں ہردیم پارتھ (हृदयं पार्थ) ہے یعنی گیتا سناتن دھرم کے لوگوں کے دلوں کی مہارانی ہے۔

3. **گیتا پریس گورکھپور :-** حقیقت میں دیکھا جائے تو بھگود گیتا کی فضیلت کو الفاظ کے ذریعے بیان کرنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے، کیونکہ اس کتاب میں خدا کا علم اور اس کی خدائی کے راز پوشیدہ ہیں اس نقطہ نظر سے یہ رازداری والی کتاب ہے جس میں تمام ویدوں کا نچوڑ بھی موجود ہے۔

4. **سوامی وویکانند :-** گیتا کو سمجھنے کے لیے اس کے تاریخی پس منظر کو جاننا بھی ضروری ہے کیونکہ گیتا اپنشدوں کی وضاحت ہے۔

(سان فرانسسکو میں کی گئی تقریر، 26 مئی-1900)

5. **شریل پربھوپاد :-** شریل پربھوپاد ہندو مذہب کے ذیلی فرقہ اسکون کے بانی ہیں۔ انہوں نے گیتا کی اپنی تفسیر کی تمہید کے آخر جملہ میں لکھا ہے کہ آج کے دور میں لوگ ایک شاستر، ایک خدا، ایک دھرم اور ایک مکتبہ فکر کے لیے بہت بیتاب ہیں۔ اس لیے گیتا ہی ایک واحد شاستر کی شکل میں ہو جو پوری دنیا کے لئے ہو۔ (شریمد بھگود گیتا یتھا روپ، ص :27)

خلاصہ

گیتا سے نقل کردہ تمام شلوک سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گیتا دھارمِک مواد پر مبنی ایک دھرم شاستر (مذہبی کتاب) ہے، جسے دھرم یا روحانیت کی وضاحت کرنے والی ایک قیمتی شاعرانہ کتاب بھی کہا جاسکتا ہے، تمام شلوک دھرم کے جوہر کی وضاحت کرتے ہیں، ارجُن کو تبلیغ کے بہانے کرشن جی نے کائنات کے سمندر میں کھوئی ہوئی مخلوق کو آزادی کا راستہ دکھایا ہے، گیتا میں درشن ضرور موجود ہے لیکن گیتا کو درشن شاستر (فلسفہ کی کتاب) کہنا مناسب نہیں ہے، گیتا دھرم شاستر ہے، جس کا براہ راست تعلق دھرم کے گہرے رازوں کو بیان کرنے اور زندگی کے تمام مراحل پر جدو جہد کرنے کی ترغیب دینے سے ہے، گیتا کے ادھیائے 11 شلوک 5 تا 53 میں بھگوان کرشن کی وِراٹ روپ (وسیع شکل) دکھانا بھی دھارمِک عقیدہ کو ظاہر کرتا ہے، جس میں منطق کی کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ محض ایمان اور یقین ہے۔ دھرم ایمان پر زور دیتا ہے، عقیدہ کے تصور سے انسانوں کو جوڑتا ہے اور غیب کی چیز پر پختہ یقین کی طرف لے جاتا ہے۔ خواہ اس کا کوئی تجرباتی ثبوت موجود ہو یا نہ ہو۔ اس کے برعکس فلسفہ کسی خاص موضوع کو استدلال کے آزمائے ہوئے ذرائع سے ثابت ہو جانے کے بعد یقین کرے گا۔

گیتا میں دھارمِک رسومات کی مشق ہمیں ملتی ہے، اگر گیتا درشن شاستر ہوتی تو اس میں رسومات کی مشق شامل نہ ہوتی۔ درشن کے مقابلے گیتا میں دھارمِک عقائد زیادہ مضبوط ہیں اور ساتھ ہی گیتا ایمان کی طاقت پر بھی زیادہ روشنی ڈالتی ہے۔ گیتا ایک دھرم شاستر ہے اسی لیے اس کے بہت سے شلوکوں میں دھرم کی غیب کی باتوں کا بیان ملتا ہے جبکہ درشن غیب کی باتوں

پر یقین نہیں رکھتا۔ گیتا کے مفسرین بھی گیتا کو ایک دھرم شاستر کے طور پر دیکھتے ہیں۔گیتا کے بہت سے مفسرین اس کو اپنشدوں میں شمار کرتے ہیں جو ہندو دھارمک عقیدہ کی اعلیٰ کتاب سمجھی جاتی ہے۔تو اس ٹھوس بنیاد کو ثبوت مان کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ گیتا درشن سے زیادہ دھرم شاستر کی ایک معیاری کتاب ہے۔

آخری بات

مندرجہ بالا سبھی شلوک اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ گیتا خالصتاً ایک دھارمِک اور روحانی کتاب ہے جس کا خاص تعلق دھرم اور اس کے رسومات سے ہیں۔ ہاں اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ درشن کے کچھ پہلو بھی اس میں شامل ہیں۔اس لئے یہ رسالہ گیتا کے دھرم شاستر ہونے کے تناظر میں ثبوت کے ساتھ پیش خدمت ہے تاکہ گیتا کے دھرم شاستر اور روحانی کتاب ہونے میں کوئی شک باقی نہ رہے۔اس کے باوجود اگر گیتا کو خالص درشن کی کتاب بتا کر سرکاری اسکول کے نصاب میں شامل کیا جائے یا کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ محض اس سیکولر ملک ہندوستان کے آئین کی صریح خلاف ورزی ہوگی۔ہم حکومت گجرات یا جمہوریہ ہند کی ریاستی حکومتوں سے عاجزی کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ اعلیٰ ترین ہندوستانی سیکولر آئین کے وقار کو برقرار رکھا جائے۔

وظیفتی هی فقط أن أقول لك الحقيقة ومهمتك هی النظر فی الحقائق واتباع الصراط المستقيم

22/10/2022

- آپ رسالہ کی مختصر وضاحت کو سننے کے لیے نیچے دیئے گیئے لنک کا بھی استعمال کر سکتے ہیں :

https://youtu.be/uDmEHE8GcyM

- نوٹ
- آپ رسالہ سے متعلق کسی بھی معاملے کے لیے ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ہمارا ڈیجیٹل پتہ ہے :

1. uddinshan90@gmail.com
2. islamdharmkisattyata@yahoo.com
3. https://www.facebook.com/shan.uddin.1
4. https://www.youtube.com/channel/UCeyCLxXCrlUETXDW11J1f5Q

****